سوال

(306) خلاف حقیقت فیصلے سے حقیقت نہیں بدلتی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی آدمی کے خلاف ایک پلاٹ کے سلسلے میں میرا مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا۔ عدالت نے شہادتوں کی بنیاد پر میرے حق میں فیصلہ دے دیا ہے لیکن اب میں سوچتا ہوں کہ اگرچہ عدالت نے میرے حق میں فیصلہ صادر کر دیا ہے مگر پلاٹ پر درحقیقت میرا کوئی حق نہیں تھا۔ مقدمے میں ہار جیت انا کا مسئلہ بن گیا تھا، پوچھنا یہ ہے جب جج نے میرے حق میں فیصلہ سنا دیا ہے تو کیا اس پلاٹ پر میرا حق ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غلط فیصلے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ جس کا حق ہو اسے دینا چاہیئے، اگر غلطی سے یا گواہوں کی غلط گواہی سے خلافِ حقیقت فیصلہ ہو گیا ہو تو قاضی پر تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ اس نے تو شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ کرنا ہوتا ہے لہذا ظاہری طور پر یہ فیصلہ نافذ العمل ہوتا ہے لیکن قاضی کے فیصلے سے حرام حلال اور حلال حرام نہیں ہوتا۔

اگرچہ آپ کے حق میں عدالت نے فیصلہ دے دیا ہے مگر پلاٹ اس فیصلے سے آپ کے لیے حلال نہیں ہوا۔ اللہ کا خوف کرتے ہوئے صاحبِ حق کو اُس کا حق واپس کر دینا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إنما أنا بشر وإنكم تختصمون إلي ولعل بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض فأقضي له على نحو ما أسمع منه فمن قضيت له من حق أخيه بشيء فلا يأخذ منه شيئا فإنما أقطع له قطعة من النار) (بخاري، الاحكام، موعظة الامام للخصوم، ح: 7169، مسلم، ح: 1713)

''یقیناً میں ایک انسان ہی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو (تاکہ میں فیصلہ کروں) اور شاید تم میں سے کوئی آدمی اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز اور چرب زبان ہو، میں جو کچھ سنوں (اور اس سے جس نتیجے پر پہنچوں) اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں (حالانکہ وہ حق پر نہیں) تو جس شخص کے لیے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لیے جہنم کی آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ :636

محدث فتویٰ